محمد سیف اللہ خان
اسکالر پی ایچ۔ڈی اُردو یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس لاہور
حمیرا یونس
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد، لاہور

پاکستانی کلچر ادب اور سوسائٹی کے سیاق وتناظر میں

Muhammad Saif Ullah Khan
Scholar PhD Urdu, University of Education, Lower Mall Lahore.
Humaira Younis
Assistant Professor, Department of Urdu, Govt Graduate College for Women, Samanabad, Lahore.

Pakistani Culture: In the Context of Literature and Society

This article is going to present the discourse of Pakistani culture, in the context of society and literature. The article narates the issues of Pakistani culture and society which are thoroughly dipectis its traditional and cultural behaviours. In short the society is the main origin of culture and then ingridents and componants of the cultural values exbitis its perspective soon after the creation of Pakistan many crilic and writers have paid attention to the discurse of Pakistani culture and society in their worthy writings. The roots of Pakistani culture and society can be search from thousand fears evolution of civilization ship of texla, gandara and Indus River civilization. Mean while the Pakistan is an Islamic country. That's why we owes the gratest history of Islamic civilization as well. So we have the multi dimentional astects of culture, society and literature.

Keywords: *Literature and Criticim ،Culture and society ، old cultural effects and incidents ، Pakistani culture، Geography.*

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تشکیل پاکستان کے ساتھ ہی ادب اور کلچر کے مباحث کا آغاز ہوا مگر اس وقت ترقی پسند تحریک اپنے عروج پر تھی۔ ترقی پسند فکر میں کلچر کا تعلق عام طور پر سوسائٹی کی تقسیم سے وابستہ ہوتا ہے یعنی سوسائٹی میں ہر مکتبہ فکر اپنے اقتصادی اور معاشی اسباب کی بنا پر اپنا وجود رکھتا ہے اور وہی اس کے کلچر کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ کسی خطہ ارض میں عموماً جغرافیائی حالات اور دیگر معاشرتی عناصر تو یکساں ہوسکتے ہیں لیکن اقتصادی اسباب ہر طبقے کو ایک مخصوص تہذیبی و ثقافتی مزاج بھی دیتے ہیں۔ ترقی پسند طرز فکر کے حامل افراد معاشرے میں طبقاتی تقسیم کے قائل نہیں ہیں۔ اس لیے وہ کلچر زبان، مذہب اور تہذیب کو فروعی معاملہ سمجھتے ہیں جبکہ اصل ضرورت اور اہمیت ان کے نزدیک اس بات میں پوشیدہ ہے کہ غیر طبقاتی معاشرے کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ مذہبی اور ثقافتی عوامل کسی استحصال کے لیے استعمال نہ ہوسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ کلچر کی بحث تقسیم سے قبل ادب میں نمایاں نہیں تھی لیکن قیامِ پاکستان کے بعد بیشتر دانشوروں نے پاکستان کے وجود کا تحفظ اس بات میں دیکھا کہ جن اسباب سے پاکستان وجود میں آیا ہے ان کی حفاظت کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ادب و تنقید میں کلچر سب سے زیادہ موضوع بحث بنا۔ نہ صرف ابتدائی برسوں میں بلکہ جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ ان مباحث میں اضافہ ہوتا گیا۔ بحث و مباحثے کا ایک بڑا سبب وہ سیاسی انتشار ہے جس نے قومی سالمیت کے خدشات پیدا کیے۔ علاوہ ازیں سقوط مشرقی پاکستان کا واقعہ بھی قومی شناخت کا سوال سامنے لے کر آیا۔ نظریاتی کش مکش بھی اس کا سبب بنی۔ اس طرح جب ہم پاکستانی کلچر کو ادب اور سوسائٹی کے سیاق و تناظر میں دیکھتے ہیں تو کئی نزاعی مباحث کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ پاکستانی ادب میں پاکستانی کلچر کا سوال کئی وجوہات کی بنا پر اُٹھایا جاتا رہا ہے۔ ایک سبب تو اپنی تاریخ اور روایتوں کو اپنے حال سے جوڑنا ہے۔ دوسرا سبب اس اخلاقی نظام کو تلاش کرنا ہے جو اسلام نے فراہم کیا تھا۔ تیسرا سبب اقتصادی، سیاسی مسائل کا حل ڈھونڈنا ہے اور اس حقیقت کا اثبات کروانا کہ کلچر جب فروغ پاتا ہے تو اس کا سبب محض فلسفیانہ افکار یا اخلاقی اصول ہی نہیں ہوتے بلکہ اقتصادی اور سیاسی سرگرمی بھی ہوتی ہے۔ مختلف تہذیبوں میں کلچر کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے اس لیے کلچر کی مجوزہ تشریح خارج از امکان نہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کلچر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"Culture, more precisely, may be defined as a social order in all its totality. This includes traditions, history, customs, manners, languages, dress and other social traits as grow under certain geo-physical environment. Besides this, all spheres of life related to body and mind, whether material, moral or spiritual, includeing traditional and non-traditional educational values from part of culture. All these elements go to make the individual and the society, with all its hearings of thought and action, conduct and behavior. Culture, therefore, connotes the entire range of a society's make-up, such as religion, faith, morals, customs, laws, learning, arts, crafts, hobbies and leisure, which a man acquires as a member of society, and whose use and adoption enables the different and sometimes dissimilar individuals and

groups to develop common interests and acquire common appearance and traits." ۱ے

میتھیو آرنلڈ نے کلچر کے حوالے سے لکھا ہے:

"Culture is, that it is possessed by the scientific passion as well as by the passion of doing good; that it demands worthy notions of reason and the will of God, and does not readily suffer its own crude conceptions to substitute themselves for them. And knowing that no action or institution can be salutary and stable which are not based on reason and the will of God, it is not so bent on acting and instituting, even with the great aim of diminishing human error and misery ever before its thoughts, but that it can remember that acting and instituting are of little use, unless we know how and what we ought to act and to institute." ۲ے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

A Dictionary of Literary Terms میں کلچر کے حوالے سے اس طرح مفہوم بیان ہوا ہے:

"Culture, (Lot. ʻcultivation, tilled grondʼ) this concept can be used in at least three different ways, which interconnect, and are, to some extent, liable to be in competition with each other. In its broadest sense ʻcultureʼ refers to all activities and value systems within a society. Less inculusively, it encompasses the intellectual and artistic activities and products of a society. Or it can be used evaluatively and selectively, to describe the ʻbestʼ artistic activities and products in a society. In general the wider, neutral definition has tended to gain currecnty in the late part of the twentieth century, and the evluative use of the term (as in Arnold's Culture and Anarchy, 1869) has been replaced by the nation of ʻhighʼ culture,

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

with the concomitant concept of 'popular' or 'mass' culture." ۳

Bobbie Kalman نے کلچر کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

"Culture is the way we live. It is the clothes we wear, the foods we eat, the languages we speak, the stories we tell, and the ways we celebrate. It is the way we show our imaginations through art, music and writing. Culture is also about our roots." ۴

کلچر سے مراد ہر وہ شے ہے جو سینہ گزٹ اور معاشرتی رسمیات لوک کہانیوں اور ادبی ذرائع سے نسل در نسل منتقل ہوتی ہے جس کی بدولت زندگی کا ایک مخصوص ضابطۂ حیات قائم کیا جاتا ہے اور انہی تصورات کی روشنی میں اخلاق و اعمال کے حسن و قبح کے اصول مرتب کیے جاتے ہیں، صداقت، حسن اور آداب کے پیمانے بنائے جاتے ہیں انہی قوانین کو تاریخی بنیادوں پر پرکھتے ہوئے انسانی تاریخ اور تمدن کو مختلف ادوار اور مدارج میں تقسیم کیا جاتا ہے چونکہ اخلاق و اعمال کے معیارات ہر عہد میں تغیر و تبدل کا شکار ہوتے رہتے ہیں جن میں زمینی سے زیادہ زمانی ضروریات کا عمل کار فرما نظر آتا ہے لہٰذا کلچر اور تہذیب کے مفاہیم میں بھی مختلف ادوار میں تنوع ہر حال موجود ہوتا ہے کیونکہ خیر وشر اور نیکی وبدی کے مروجہ قوانین کو حضرتِ انسان اپنی ضروریات و خواہشات کے مطابق من مانے مفاہیم سے نوازتا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک جیسے جغرافیائی اور تمدنی ماحول کے باوجود دو الگ معاشروں کے کلچر اور تہذیب میں تفاوت ہو سکتی ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد "پاکستانی کلچر" نظریہ حیات اور مزاج کے حوالے سے نیا ادبی و تنقیدی منظر نامہ وجود میں آیا، جس سے پاکستانی ادب کے مزاج میں کئی بنیادی مباحث اور تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ یہی وجہ ہے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کہ پاکستان کی تخلیق کے بعد ہماری تنقید میں نظریہ سازی کرتے ہوئے بیشتر دانشوروں نے ”ادب، کلچر اور سوسائٹی“ کو ضرور موضوعِ بحث بنایا ہے۔ چونکہ کلچر کی بنیاد کسی قوم کی ذہنی جذباتی اور جمالیاتی خواہشات پر رکھی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کلچر کسی سوسائٹی کے باشندوں کی داخلی، ظاہری، ذہنی اور جسمانی صورتِ حال کی ترجمانی کرتا ہے۔

پاکستانی دانشوروں نے کلچر اور سوسائٹی کے سیاق و تناظر میں اس کے عناصر ترکیبی کو زبان جغرافیائی صورتِ حال عقاید، فنون لطیفہ، حیاتیاتی تاریخ، جدلیاتی تہذیبی کروٹوں، فکر و فلسفہ اور مذہبی رسومیات کے ساتھ ساتھ نفسیاتی عناصر و عوامل، لسانی آویزش اور ادبی نظریات کے مجموعہ سے مرتسم کیا ہے۔ دُنیا کے کسی بھی خطے میں مذہب، جغرافیہ اور تاریخ کے بغیر کلچر کا تصور ممکن نہیں۔ پاکستانی کلچر نہ صرف بیرونی عناصر و عوامل سے اثر قبول کرتا ہے بلکہ مذہب اور ماورائے مذہب تصوف اور ان سے وابستہ دیگر مابعد الطبیعاتی عناصر و نظریات کو بھی ساتھ لے کر چل رہا ہے۔ یہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے کہ جہاں وہ سماجی زندگی میں نئی ٹیکنالوجی، فلسفہ، جدید میلانات رجحانات کے حوالے سے نت نئے تجربات کو پسند کرتا ہے وہیں نفسیاتی سطح پر شعوری اور لاشعوری سطح پر اپنی جڑوں میں سکون تلاش کرتا ہے۔ عموماً جغرافیائی صورتِ حال صدیوں تک غیر متغیر رہتی ہیں لیکن وہاں کے باشندے نسل در نسل جدلیاتی تبدیلیوں کا سامنا کرتے ہوئے تہذیبی سطح پر نئے کلچر اور سوسائٹی کو فروغ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہی صورتِ حال برصغیر کے مجموعی کلچر اور پاکستان کے انفرادی کلچر کی صورتِ حال کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

اس حوالے سے فیض احمد فیض لکھتے ہیں:

> ”کلچر سے اقدار کا وہ نظام مراد ہے جس کے مطابق کوئی سماج اپنی اجتماعی زندگی بسر کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری روز مرہ دُنیوی زندگی میں بعض خیالات یا اشیا اہم سمجھے جاتے ہیں بعض غیر اہم۔ بعض کو ہم عزیز جانتے ہیں، بعض کو حقیر گردانتے ہیں۔ انہی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ترجیحات کو اقدار کہتے ہیں اور انہی کے عملی اظہار سے ہماری سماجی زندگی کا نقشہ بنتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کلچر ہوا میں معلق نہیں رہ سکتا اور ایک مخصوص سماج کے بغیر اس کا وجود ذہن میں آنا محال ہے۔ کسی ملک یا کسی قوم کا کلچر اس کے سیاسی و اقتصادی نظام پر منحصر ہے اور اگر اس نظام میں کوئی تبدیلی واقع ہو تو اس کے کلچر میں انقلاب لازمی ہے۔" ۵

کلچر سے مراد یہ ہے کہ اِس کی جامعیت میں کسی بھی قوم کے طور واطوار نظریات اعتقادات نظریۂ حیات، ادب و فنونِ لطیفہ اندازِ فکر مادی ترقی اور روحانی تجربات بھی شامل ہوں انسان کسی بھی خطے سے تعلق رکھتا ہو اس کے شعور ولاشعور کے نظریات میں حیات وممات اور تخلیقِ کائنات کے نظریات کسی نا کسی انداز میں ضرور کار فرما ہوتے ہیں لہٰذا آسمانی صحائف کے ساتھ ساتھ زمینی اوھام پرستی بھی عوامی زندگی کا حصہ ہوتے ہیں اور اِسی زمرہ میں وحئ الٰہی کے علاوہ زمینی دیوتاؤں سے منسوب احکامات وروایات بھی شامل ہوتے ہیں۔

کلچر کی بنیادوں میں محض اشرافیہ یا اھلِ علم کے نظریات و طریقہ ہائے حیات ہی شامل نہیں کیے جاتے بلکہ اِس کی بنیادوں میں بہت سا مواد اُن عوام کا بھی ہوتا ہے جو کلچر اور اِس کے مباحث ومفاھیم سے بالکل نا واقف ہوتے ہیں جن کے نزدیک زندگی کو سہنا اور گزار دینا ہی اصلِ حیات ہے وہ بھی قومی و ملی کلچر کی پروان میں یکساں کردار ادا کرتے ہیں جس طرح ہم باغ میں پھولوں کے حسن کے ساتھ کانٹوں کی چبھن کو بھی چمن کے لوازمات میں ہی شمار کرتے ہیں بالکل اِسی طرح قومیں بھی پرکھ کی کسوٹی پر من حیث المجموع پرکھی جاتی ہیں اور اِس پرکھ میں منصف، استاد، تخلیق کار، فنکار اور تاجر کے ہمراہ دھوبی، کنجڑا اور نائی بھی یکساں طور پر شامل تصور کیے جاتے ہیں خواہ وہ کلچر کی برکات وفیوض سے فیض یاب ہوں یا نا ہوں لیکن قصرِ تہذیب کی بنیادوں میں لہو ان کا ہی سب سے زیادہ شامل کیا جائے گا۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بات جب پاکستانی کلچر کی ہو گی تو ۱۹۴۷ء سے قبل اِس خطے کی جغرافیائی حدود میں زمانوں کی آویزش اور موسموں کی آمیزش سے جو رنگ شامل ہوئے ہیں اُن کا انکار ممکن نہیں یہ علاقہ صدیوں سے جن مقامی و غیر مقامی اثرات و نظریات کی روشنی میں پنپتا رہا ہے اُن میں وادیٔ سندھ کی تہذیب دریائے گھاگرا کا کلچر آریاؤں اور دراوڑوں کے اندازِ تمدّن کے وسطی ایشیائی حملہ آوروں اور جنگجوؤں کے اثرات کے علاوہ زمانہ قبل از تاریخ تک کے تہذیبِ عناصر کا تسلسل شامل ہے اور یہاں کی مقامی تہذیب میں پچھلے ۱۰ ہزار سال تک بلکہ بعض اوقات اس سے بھی قدیم تہذیبی اثرات و باقیات اِسی مٹی میں مدغم ہو کر چمنِ تہذیب کو گل فام کرتے رہے ہیں اور یہی متنوع اجزائے ترکیبی برصغیر پاک و ہند کے عوام میں کلچر کے رنگارنگ کینوس کو تشکیل دیتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو اِس صدہا برس کی ثقافتی بوقلمونی کو تو جوں کا توں ہی رہنا تھا لیکن جس طرح Big Bang کے نتیجے میں سورج سے جدا ہونے والے تمام سیارچوں کا ماحول اور موسم جدا جدا ہو گیا اسی طرح برعظیم پاک و ہند کی ایک وسیع تر اکائی سے نظریاتی بنیادوں پر علیحدگی اختیار کرنے والی اِس چار دیواری کا احوال بھی مشترکہ خاندانی نظام میں پنپنے والے اُن بچوں کا سا ہو گیا جنھیں دادا کی موت کے بعد مشترکہ میراث کے مختلف حصوں میں بانٹ کر نئی دُنیا دیکھنے کا حکم دے دیا گیا ہو، جن کے بنیادی سوتے تو ایک ہی چٹان سے پھوٹتے ہیں لیکن ذاتی اور انفرادی سطح پر اپنی شناخت کو ثابت کرنے کے لیے اُن کے پاس مذہب اور ضابطۂ حیات کا ایک الگ ترکلیہ بھی بہر حال موجود تھا یہی وجہ ہے کہ اِس محدود جغرافیائی خطہ میں وقوع پذیر ہونے والے نئے معاشرتی و تہذیبی اشتمالات پنجاب سندھ کشمیر بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی علاقوں کی معاشرت و ثقافت کو زیادہ وسیع اور زیادہ بلیغ انداز میں ایک دوجے پر آشکار کرنے لگے۔ یوں رفتہ رفتہ کلچر اور سوسائٹی کے نام پر ایک نئی ثقافتی اکائی کا فروغ ممکن ہوا جس میں مذہب اور الوھیت کے اثرات و نظریات زیادہ پائیدار تھے۔ لہٰذا ماضی سے یکسر الٹ ہو کر یہاں روایتی تہذیبی نظریات کے بجائے معاشرتی، معاشی اور تمدنی سطح پر مذہبی سطح کو اوّلیت حاصل ہو گئی اور تمام تہذیبی و روایتی عوامل کو بھی اِس انداز میں جاری و ساری رکھا گیا کہ وہ آسمانی وحی اور مذہبی اقدار سے کم سے کم

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

متصادم ہوں۔ اِسی منظر نامے کو پاکستان کے ثقافتی منظر نامے یا کلچر کا نام دیا گیا اِس خیال کا اظہار دہائیوں پہلے اقبال نے یوں کر دیا تھا کہ:

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

تہذیبی مباحث کے سیاق و تناظر میں ہم بجا طور پر یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ علاقائی اکائیاں جب ایک قومی وحدت کا حصہ بنتی ہیں تو وہ مجموعی اظہاریے کی وسیع تر شبیہ کا عکس بن جاتی ہیں۔ لہٰذا پاکستان کے اندر خواہ ہم کشمیری ہوں یا سندھی پٹھان ہوں یا پنجابی عالمی سطح پر ہماری شناخت صرف پاکستانی کے طور پر ہی کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم جہاں بھی جاتے ہیں اسی پاکستانی کلچر اور سوسائٹی کا نمائندہ بن کر ملکی و ملی تہذیب کو فروغ دے رہے ہوتے ہیں۔

کلچر کے اسی تنوع کے ضمن میں فیض احمد فیض لکھتے ہیں:

”ہر قوم کی تہذیب یا کلچر کے تین پہلو ہوتے ہیں۔ ایک اُس قوم کے اقدار و احساسات اور عقائد جن میں وہ یقین رکھتی ہیں۔ دوسرے اس کے رہن سہن کے طریقے، اس کے آداب اور اس کے اخلاقِ ظاہری اور تیسرے اُس کے فنون یہ تینوں ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں، جنھیں ایک دوسرے سے جُدا نہیں کیا جا سکتا اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر جس معاشرے میں لوگ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، وہ معاشرہ جن چیزوں کو عزیز رکھتا ہے یا جن کو مقدس یا مستحسن سمجھتا ہے۔ اس کے مطابق وہ اپنی زندگی ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر جب اس معاشرے کی صورت اور اس

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کے حالات بدلتے ہیں، تو یہ اقدار بھی اُس کے ساتھ بدل جاتی
ہیں اور پھر انھی عقائد اور احساسات کا اظہار مختلف فنون کرتے
ہیں، لیکن ان فنون سے بھی لوگوں کے جذبات اور احساس میں
تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں ترمیم ہوتی رہتی ہے، چنانچہ یہ
تینوں عوامل ایسے ہیں جو ایک دوسرے پر اثر انداز بھی ہوتے ہیں
اور آپس میں منسلک بھی رہتے ہیں۔'' ۶

ادب کسی بھی سوسائٹی اور کلچر کی عکاسی کرتا ہے قوموں کی بقاء اور حیات میں ادبی سرمائے کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ادب اور کلچر کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ نہایت گہرا ہوتا ہے۔ ادب اپنے عہد کی عکاسی کرتا ہے لہٰذا کلچر کی اصطلاح ادب کی اصطلاح سے زیادہ جامع ہے۔ اسے حوالے سے ڈاکٹر محمد علی صدیقی نے لکھا ہے:

''ادب اور ثقافت کے رشتے اِس قدر گہرے ہیں کہ اِن پر جبریت
کی تعریف صادق آتی ہے۔ غالباً اگر کہا جائے کہ اِنسانی زندگی کا۔
'کُل' ثقافت ہے اور ادب اِس 'کُل' کا ایک جز تو زیادہ غلط نہ ہو
گا۔'' ۷

ادب کسی قوم کی ذہنی، فکری، تہذیبی اور نظریاتی رویوں کی نمایندگی کرتا ہے۔ ادیب ادب کی تخلیق کرتے وقت الفاظ کا ایسا چناؤ کرتا ہے جس سے اپنے خیالات، احساسات و جذبات کا اظہار اس پیرائے میں کرتا ہے کہ پڑھنے والے کو اس سے دلچسپی پیدا ہو جائے۔

''ادب اپنی ذات کا ہی مکاشفہ نہیں، ایک ایسا تہذیبی وظیفہ بھی ہے
جس سے افراد کے باطنی چہروں اور رویوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی
چہرے اور رویے، قومی شناخت اور قومی کلچر کی اندرونی پرتیں بھی
اُجاگر ہوتی ہیں۔ ادب اپنی جغرافیائی و ثقافتی خوشبو اور حال کے

تضادات سے ہم آہنگ ہو کر ایسے امکانات پیدا کرتا ہے جس سے
نہ صرف مستقبل کی طرف پیشرفت ہوتی ہے بلکہ اجتماعی ہیت کو
ابھارنے اور سنوارنے کا جذبہ بھی سر اُٹھاتا ہے۔" ۸

گویا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ادب وہ فنِ لطیف ہے جس کے ذریعے ادیب جذبات و افکار کو اپنے خاص نفسیاتی و شخصیاتی خصائص کے مطابق نہ صرف ظاہر کرتا ہے بلکہ اپنے الفاظ کی بدولت زندگی کے داخلی اور خارجی حقائق کی روشنی میں ان کی ترجمانی اور تنقید بھی کرتا ہے اور اپنے تخیل سے کام لے کر اظہار و بیان کے لیے مسرت بخش اور موثر پیرائے اختیار کرتا ہے، جس سے سامع و قاری کا جذبہ تخیل بھی تقریباً اسی طرح متاثر ہوتا ہے جس طرح خود ادیب کا اپنا تخیل و جذبہ متاثر ہوتا ہے۔

ادب ہماری زندگی کو فطری طور پر آزاد بناتا ہے اس کی بدولت نفس کی تہذیب ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ادب ایک طرف ہمیں خوب صورت پیرایہ اظہار سے محظوظ کرتا ہے تو دوسرے طرف زندگی کا علم و عرفان بھی عطا کرتا ہے۔ ادب ایک تخلیقی عمل ہے جس کا ہماری زندگی سے گہرا اور براہِ راست تعلق ہے مختصر یہ کہ زندگی کا عکاس ہوتا ہے۔ اسے کسی طور ہر زندگی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

"ادب ایک سماجی عمل ہے، اس کے وسیلے سے مختلف سماجوں اور
معاشروں نے اپنے مجموعی انداز فکر، مختلف رویوں، اپنی ثقافت اور
اپنے شعور کا اظہار کیا ہے۔۔۔ ادب معاشرے کی تعمیر و تشکیل
میں حصہ لیتا ہے اور سماجی، معاشی، فکری، تہذیبی، تمدنی میلانات
اور رجحانات پر اثر ڈالتا ہے اور نوع انسانی کے جذبات و مقدرات
کی تہذیب و تطہیر انفرادی کاوش ہوتے ہوئے بھی اپنے حلقہ اثر
کے اعتبار سے ایک اجتماعی ادارہ ہے۔" ۹

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

جس طرح کسی قوم اور ملک کا ادب اس کی اجتماعی زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسی طرح اُردو ادب و تنقید میں پاکستانیت کے خدوخال نمایاں ہیں۔ پاکستانی ادب وہ ادب ہے جس میں پاکستانی کلچر، روایات، سماجیات، حالات، تہذیب و پس منظر اور پیش منظر مکمل مطابقت کے ساتھ موجود ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں پاکستانی کلچر اور ادب کی تاریخ ایک لحاظ سے پاکستان کی ہی سیاسی، سماجی و ثقافتی تاریخ ہے۔ پاکستانی ادب ایک مخصوص لب ولہجہ اور مخصوص ماحول کا حامل ہے اور اس کے ادیبوں کی تحریروں میں قومی تشخص یعنی پاکستانیت روزِ روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہیں۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ پاکستانی ادیب کا لکھا ہوا وہ ادب جس میں پاکستانی قوم کے مسائل و ابتلاء کا تذکرہ ہو یا جس سے پاکستانی قوم کا تشخص اُجاگر ہو اسے پاکستانی ادب قرار دیا جا سکتا ہے لہٰذا پاکستانی ادب میں پاکستانی کلچر، مٹی سے محبت اور مذہب سے گہری وابستگی کے جذبات نظر آتے ہیں۔

فیض احمد فیض نے ادب کے کلچر کو ہمہ جہت اور ہمہ گیر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

> ”ادب کا کلچر سب سے ہمہ گیر، سب سے نمایندہ، سب سے جامع اور سب سے جامع جُزو ہے۔ کلچر کے باطنی اور نظریاتی پہلو پر نظر ڈالیے تو مجموعی عقیدوں، قدروں، تجربوں اور اُمنگوں کا تعین اور تفسیر سب سے زیادہ ادیب ہی کے نُطق سے ہوتی ہے، وہی اس کی پریشان اور پوشیدہ صورتوں کو ترتیب اور اظہار کی صورت بخشتا ہے۔ لاشعور سے شعور، احساس سے ادراک، تصور سے تصویر تک کے منازل اسی کی مساعی سے طے ہوتے ہیں۔ کہاوتیں ضرب الامثال، گیت، قصّے، کہانیاں، اشلوک اور مناجاتیں، رزمیے، بزمیے ان سب سے شاعر، قصّہ گو اور نثر نگار نہ صرف اپنے ہم عصر، ہم قوموں کو ذہنی اور قلبی فرحت و انبساط کا سامان بہم پہنچاتا ہے بلکہ اس وسیلے سے ان کے ضابطہ قدر و اخلاق، ان کے مسلّمہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

آداب و قوانین، اُن کے اُصول و عقائد کی تعریف اور تشریح بھی کرتا ہے، کسی نہ کسی حد تک دوسرے فنون کے اہل کمال بھی یہی کام سرانجام دیتے ہیں۔ عمومی قدروں، عقیدوں اور آداب و اطوار کی جھلک مصوّر کے مُو قلم، موسیقار کے ساز اور رقاص کی جنبش اعضا میں بھی شامل ہوتی ہے، لیکن اظہار کے یہ سارے ذرائع ادب کے مقابلے میں مبہم اور محدود ہیں۔ ان کا اظہار بیشتر اشاریت اور رمزیت پر ہوتا ہے اور باطنی تصورات کے اظہار اور تعین کے لیے انھیں وہ سہولتیں میسّر نہیں جو الفاظ اور زبان کو حاصل ہیں۔" ۱۰

پاکستانی کلچر کے ان مباحث نے پاکستان میں ادب کے تخلیقی عمل کو براہِ راست متاثر کیا اور پاکستانی ادب و تنقید کی تخلیق کا ٹھوس جواز فراہم کیا۔ پاکستانی دانشوروں نے ایسے ادب کی تخلیق پر زور دیا جو اپنی ماہیت اور کلچرل پس منظر کے اعتبار سے جداگانہ حیثیت کا حامل ہو اور جو پاکستان اور پاکستانی کلچر کا نمایندہ ہو۔

Raymond Willams اپنی کتاب Culture and Society میں لکھتے ہیں:

"It (Culture) came to mean, first, a general state or habit of the mind, having close relations with the idea of human perfection. Second, it came to mean the general state of intellectual development, in a society as a whole. Third, it came to mean the general body of the arts. Fourth, later in the century,

it came to mean a whole way of life, material, intellectual and spiritual. It came also, as we know, to be a word which often provoked either hostility or embarrassment."۱۱

سوسائٹی اور کلچر ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں اور عمومی طور پر یکساں مفہوم میں رائج بھی ہیں۔ عوامی طور پر گویہ مفہوم بارور نہیں ہے لیکن ادبی سطح پر کلچر اور سوسائٹی کی اصطلاحات علیحدہ علیحدہ مفاہیم کی حامل ہیں۔ سوسائٹی ایک ایسے انبوہ کثیر کو کہتے ہیں جو کسی جغرافیائی خطے میں یکساں سماجی، سیاسی، ثقافتی، معاشی اور روایتی ماحول میں قیام پذیر ہوں۔ اس کے مقابلے میں کلچر سے مراد عوامی رویے عقاید اور اخلاق وعادات ہیں۔ یہاں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ سوسائٹی ایک جسم ہے اور کلچر اس کی روح۔ سوسائٹی عموماً مادی اور طبعی عناصر کا ملغوبہ ہوتی ہے اور کلچر روحانی اور احساساتی سطح پر تشکیل پاتا ہے۔ دُنیا بھر میں کلچر کی بنیاد پر اختلافات کو نازیبا تصور نہیں کیا جاتا بلکہ یہی تفاوت رنگ ونسل عادات واقدار دنیاوی رنگارنگی کا باعث سمجھا جاتا ہے۔

Carrell Oulgley نے The Evolution of Civilization میں لکھا ہے سوسائٹی، انسانوں اور ان کے کلچر کے اکٹھ کو کہا جاتا ہے۔ اس نے سوسائٹی، انسانوں اور اُن کے کلچر کے درمیان ربط کو اِس کلیئے کے ذریعے بیان کیا ہے:

"Society = Humans + Culture" ۱۲

ہمارے اجتماعی لاشعور میں درحقیقت ذہنی ارتقاء اور تمدنی ارتفاع کے ساتھ ساتھ قرنوں کے جسمانی و ذہنی تغیرات واجتماعی لاشعور کا نظام عمل پیرا ہے۔ موجودہ انسانی معاشرہ کسی بھیڑ چال یا اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ زمانوں کے اتصال اور لاکھوں اذھان کے شعوری و لاشعوری ورثے سے مربوط ہے جس کے دامن میں بدنی ارتقا کے ساتھ تہذیبی تمدنی اور اخلاقی تنظیم اور معیار و اقدار کا ورثہ بھی موجود ہے۔ یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کلچر

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

در حقیقت افراد معاشرہ کی اُس لگی بندھی تنظیم اور تربیت کا نام ہے جو کئی زمانوں کی تہذیبی جغرافیائی تمدنی اور اخلاقیاتی کسوٹی پر پورا اترتے ہوئے ارفع ترین معیار و مقام پر فائز ہوتا ہے۔

Paullo Coelho نے کلچر اور سوسائٹی کے مسائل کے متعلق UN News Centre کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا:

> "کلچر لوگوں کو ایک دوسرے کو بہتر انداز سے سمجھنے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اگر لوگ واقعی ایک دوسرے کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں تو معاشی اور سیاسی رکاوٹوں پر قابو پانا قدرے آسان ہو جاتا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے، اگر وہ یہ جان لیں کہ اُن کے قرب و جوار میں بسنے والے لوگ بھی انھی کی طرح ہیں اور اُن کے مسائل بھی ویسے ہی ہیں۔" ۱۳

پاکستانی سوسائٹی بھی کلچر کے حوالے سے انہیں مسائل اور بھول بھلیوں کا شکار ہے۔ جہاں واقعی جسمانی غلامی کی صورتِ حال یکسر بدل گئی ہے اور ذہنی و تمدنی غلامی کا سلسلہ مضبوط سے مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں ٹیکنالوجی کی یلغار نے پاکستانی کلچر اور سوسائٹی کو ایک نیا رخ دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صدیوں سے چلی آ رہی روایات اور اقدار کو بھی تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ فنونِ لطیفہ، منطق، فلسفہ، شعر و ادب، موسیقی، لوگ گیت، داستانوی ادب مروجہ محاورات و ضرب الامثال، عوامی لفظیات و عقائد کے ساتھ ساتھ تمدنی آداب و رسمیات ہی وہ مجموعۂ عوامل ہے جس سے کلچر کے سوتے پھوٹتے ہیں لہٰذا انہی عناصر کو کلچر کے اجزا کے نام سے موسوم کیا جانا ہی مناسب ہے کیونکہ عوامی زندگی کی ہماہمی میں انہی اجزائے ترکیبی کی بدولت صدیوں کی دانش اور زمانوں کی بصیرت جلوہ گر ہوتی ہے انہی عوامل کے بل بوتے پر قوموں کے تمدنی عروج و زوال کا انحصار ہوتا ہے اور انہی کی بدولت انسانی معاشرے قومی و ملی یکجہتی کے دھاگے میں پروئے جا سکتے ہیں جس کی بنا پر عوام اپنی تاریخ تمدن اور ملی سرمائے کو عزیز از جان تصور کرتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

درحقیقت سوسائٹی ہی کلچر کو تخلیق کرتی ہے اور پھر کلچر ایک سطح پر پہنچ کر اسی سوسائٹی کے اندر موجود طبقات وسائل کی تمام تر صورتِ حال کی ترجمانی کرتا ہے۔ لہٰذا کلچر اور سوسائٹی قومی تشخص کے حوالے سے ایک دوسرے کو نکھارنے اور ایک دوسرے میں ترفع پیدا کرنے میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ دُنیا کے کسی بھی خطے کا کلچر دوسرے خطوں کے کلچرز کے اثرات قبول نہ کرے یا کسی دوسرے کلچر پر اپنے اثرات مرتسم نہ کرلے ایسا ممکن نہیں ہاں مختلف کلچرز کے ایک دوسرے پر اثرات کم یا زیادہ ضرور ہو سکتے ہیں۔ کلچر خواہ کتنا ہی بیرونی اثرات کے زیر اثر رہے لیکن اس کی بنیادیں ہمیشہ مقامی ہوتی ہین۔ جن پر کسی خطے کے کلچر کی عمارت استوار ہوتی ہے اور مخصوص سوسائٹی کی شناخت قائم ہوتی ہے۔

پاکستانی کلچر آج تک بہت سے مراحل سے گزرا ہے۔ جغرافیائی تاریخ کے لحاظ سے موہن جوداڑو کی پانچ ہزار سال کی طویل مدت اور قدیم تہذیب اور بدھ مت کے آثار ٹیکسلا اور گندھارا وغیرہ کی تہذیب بھی اس میں مل جاتی ہے۔ پھر برصغیر کے مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ تاریخ سے بھی اس کا تعلق بن جاتا ہے اور آخر میں دو سو سال سے انگریزی تہذیب و تمدن کے اثرات بھی اس میں شامل ہوئے۔ تقسیم ہند کے زمانے میں یہ کئی لحاظ سے مخلوط خدوخال کی حامل تھی۔ ہندو مسلم ثقافت کے علاوہ اس میں ایرانی و عربی تہذیبوں کا بھی اثر ہے۔ آج ہماری گفتگو، لباس، رسم ورواج، رہن سہن، میل جول، کھانا پینا، آداب معاشرت، مصوری، موسیقی، ادب، شاعری اور دوسرے فنون لطیفہ اور ہمارا پاکستانی مزاج اور سوچ اس تہذیب پر قائم ہے اسی تہذیبی ورثے کو لے کر پاکستان کے نوے فیصد لوگ ہر لحاظ سے اس میں ایک قدر مذہبِ اسلام کی مشترک رکھتے ہیں اور ہماری ملکی سالمیت اور قومی و ملی یک جہتی اسی پاکستانی کلچر پر منحصر ہے۔ اس لحاظ سے پاکستانی کلچر ہماری شناخت ہے جس کی بنیاد مذہب، ادب، زبان، سوسائٹی، جغرافیہ اور پاکستانیت پر ہے۔

حوالہ جات

۱۔ Jameel Jalibi, Dr., M H Siddiqui, Dr., Ansar Zahid Khan, Dr., Abdur Rehman, Dr., Pakistan Culture (7th Eidtion), Islamabad: National Book Foundation, 2013, p. 16

۲۔ Arnold Matthew, Culture and Anarchy, London: John Murray Publishers Ltd., 1954, p. 6

۳۔ Gray, M., A Dictionary of Literary Terms, New Delhi: Pearson Education, 2008, p. 78

۴۔ Kalman Boobbie, What is Culture?, New York: Crabtree Publishing Company, 2009, p. 4

۵۔ فیض احمد فیض، میزان، کراچی: اُردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۸۷ء، ص: ۱۵۵

۶۔ فیض احمد فیض، ہماری قومی ثقافت، مرتبہ: مرزا ظفر الحسن، کراچی: ادارہ یادگارِ غالب، ۱۹۷۶ء، ص: ۱۳

۷۔ احتشام حسین، ادب اور تہذیب، (مرتبہ: اشتیاق احمد)، مشمولہ (کلچر: منتخب تنقیدی مضامین)، لاہور: بیت الحکمت، ص: ۱۶۲

۸۔ رشید امجد، ڈاکٹر، ابتدائیہ پاکستانی ادب (جلد اوّل)، مرتبین: رشید امجد، فاروق علی، راولپنڈی: فیڈرل گورنمنٹ سرسید کالج، ۱۹۸۶ء، ص: ۹

۹۔ ابوالخیر کشفی، سید، ادب اور قومی شعور پاکستانی ادب (جلد اوّل)، مرتبین: رشید امجد، فاروق علی، راولپنڈی: فیڈرل گورنمنٹ سرسید کالج، ۱۹۸۶ء، ص: ۴۹۳۔ ۵۱۴

۱۰۔ فیض احمد فیض، میزان، کراچی: اُردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۶۵ء، ص: ۱۵۴

۱۱۔ Raymond Williams, Culture and Society, New York: Anchor Books, Doubleday & Company, Inc. Garden City, 1960, p. xiv

۱۲۔ Carrel Quigley, The Evolution of Civilizations: An Introduction to Historical Analysis, New York: The Muslim Company, 1961, p. 64

۱۳۔ https://paulocoelhoblog.com/2015/03/13intercultural-dialogue

اصل متن ملاحظہ کیجیے:

"Culture makes people understand each oher better. And if they understand each other better in their soul, It is easier to overcome the economic and political barriers. But first they have to understand that their neighbours are."